31200 ـ ونیسہ (دفن کے بعد قبر پر پہلی رات گزارنا) کا حکم

سوال

ونیسہ کیا ہے اور اس کا حکم اور ثواب کیسا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ونیسہ کے متعلق دریافت کرنے سے ہمیں معلوم ہوا کہ جب میت کو دفن کیا جاتا ہے تو میت کے انس کے لیے قبر کے پاس پہلی رات بسر کرنے کو ونیسہ کہا جاتا ہے، یہ عمل بدعت اور مذموم ہے جس کی دین اسلام میں کوئی اصل نہیں نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور نہ ہی صحابہ کرام میں سے کسی نے.

اور پھر اگر یہ کام اچھا اور بھلائی ہوتی تو وہ ہم سے اس کو سرانجام دینے میں سبقت لے جاتے، جب ان سے اس کے متعلق کچھ وارد نہیں حالانکہ بہت سارے صحابہ کی وفات ان کی موجودگی میں ہوئی تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں.

اور پھر عبادات میں اصل توقیف ہے یعنی جس طرح عبادات مشروع ہیں وہ بغیر کمی و زیادتی کے ادا کی جائیگی، اس لیے اللہ کی عبادت اسی طرح ہو گی جو اس نے کتاب اللہ میں یا پھر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنت نبویہ میں بیان فرمائی ہے.

بدعات کے افعال سرانجام دینے میں کوئی نیکی و ثواب نہیں، بلکہ یہ عمل تو مردود ہے عمل کرنے والے کے منہ پر دے مارا جاتا ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا تو وہ مردود ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2697) صحیح مسلم حدیث نمبر (1718).

اور یہ گمراہی ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر خطبہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے:

" اور سب سے برے امور اس کی بدعات ہیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (867).

اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

" اور ہر گمراہی آگ میں ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (1578).

اور اس بدعتی شخص کے متعلق خدشہ ہے کہ اسے فتنہ و عذاب نہ آ لے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا ارشاد ہے:

جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچ جائے النور (63).

ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

ان لوگوں کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت سے ڈرنا چاہیے، اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ان کا منہج اور طریقہ اور سنت اور شریعت ہے، اس لیے اقوال و اعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال سے تولے جائینگے جو اس کے موافق ہونگے وہ قبول ہونگے اور جو مخالف ہونگے وہ صاحب عمل اور قول پر رد کر دیے جائینگے چاہے وہ کوئی بھی ہو.

جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے "

اس لیے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی باطن اور ظاہر میں مخالت کرتا ہے اسے ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں اسے کوئی زبردست آفت نہ آ لے، یعنی ان کے دلوں میں کفر یا نفاق یا بدعت نہ پڑ جائے، (یا پھر انہیں المناك قسم کا عذاب نہ آ پڑے) یعنی دنیا میں انہیں قتل کر دیا جائے یا ان پر حد لاگو ہو یا قید کر دیا جائے " انتہی.

اور پھر میت کو اس کی ضرورت نہیں کہ اسے کوئی زندہ شخص قبر میں مانوس کرے میت تو اپنے حساب و کتاب میں مشغول ہے، اور اسے اس کے اعمال کا بدلہ ملنا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ کی ایك لمبی حدیث میں بیان فرمایا ہے:

" جب مومن بندہ دنیا سے جاتا اور آخرت میں آتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے سفید چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں، گویا ان کے چہرے سورج ہوں، ان کے پاس جنت کے کفن اور جنت کی حنوط اور خوشبو ہوتی ہے، اور وہ اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں جہاں تك اس کی نظر جائے فرشتے ہوتے ہیں، پھر ملك الموت علیہ السلام آ کر اس کے سرہانے بیٹھ کر کہتا ہے اے مطمئن جان اپنے رب کی مغفرت و بخشش کی طرف نکل اور اس کی خوشنودی کی

طرف چل.

راوی بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو وہ روح اور جان اس طرح بہہ کر نکلتی ہے جس طرح مشکیزے سے پانی کا قطرہ بہتا ہے، تو وہ فرشتہ فورا پکڑ کر اسے ایك لمحہ بھی اپنے ہاتھ میں نہ رکھتا بلکہ وہ فرشتے اسے ہاتھوں ہاتھ لے کر فورا اس کفن میں رکھتے ہیں اور وہ حنوط و خوشبو لگا دیتے ہیں، تو اس سے زمین پر پائی جانے والی بہت اچھی اور نفیس قسم کی کستوری جیسی خوشبو نکلتی ہے.

آپ نے فرمایا: تو وہ اسے لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں اور جس فرشتے کے پاس سے بھی گزرتے ہیں وہ پوچھتا ہے یہ کسی کی اچھی روح ہے تو وہ جواب میں وہ نام بتاتے ہیں جس اچھے نام کے ساتھ اسے دنیا میں پکارا جاتا تھا حتی کہ آسمان دنیا کے قریب پہنچتے ہیں اور دروازہ کھولنے کا کہتے ہیں تو دروازہ کھول دیا جاتا ہے، ہو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کے ساتھ دوسرے آسمان تك جاتے ہیں حتی کہ ساتواں آسمان آ جاتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے:

میرے بندے کی کتاب علیین میں لکھ دو اور اسے زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میں نے انہیں اس زمین سے ہی پیدا کیا ہے اور اسی میں لوٹاتا ہوں اور پھر دوبارہ اسی میں سے انہیں پیدا کرونگا.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آ کر اسے بٹھاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے ؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے میرا پروردگا اور رب اللہ ہے.

وہ دونوں کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے ؟ وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے، وہ دونوں کہتے ہیں: تم اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو جو تمہارے اندر مبعوث کیا گیا ؟

وہ جواب دیتا ہے وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ کہتے ہیں تجھےکیسے علم ہوا ؟ تو وہ جواب دیتا ہے میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی تو آسمان سے منادی ہوتی ہے میرے بندے نے سچ بولا اس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دو.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور اس کی قبر حد نظر تك وسیع کر دی جاتی ہے.

آپ نے فرمایا: اور اس کے پاس ایك بہت خوبصورت چہرے اور اچھی خوشبو اور بہتر لباس والا شخص آ کر کہتا ہے خوش ہو جاؤ جو تجھے سرور میں ڈالے یہ وہ دن ہے جس کا تیرے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا، تو وہ دریافت کرتا ہے تم کون ہو؟ تیرا چہرہ ہی خیر و بھلائی لانے والا معلوم ہوتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے میں تیرا نیك و صالح عمل ہوں، تو بندہ کہتا ہے اے اللہ قیامت قائم کر دے تا کہ میں اپنے اہل و عیال اور مال و دولت کی طرف جاؤں.

آپ نے فرمایا:

جب کافر دنیا میں جاتا اور آخرت میں داخل ہوتا ہے تو آسمان سے سیاہ چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ کا کھردرا کفن ہوتا ہے، وہ حد نگاہ تك اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور پھر ملك الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ کر کہتا ہے اے خبیث جان اللہ کی ناراضگی اور غضب کی طرف نکل.

آپ نے فرمایا:

تو وہ روح اس کے جسم میں پھیل جاتی ہے، تو وہ اسے اس طرح کھینچتا ہے جس طرح ٹیڑھی سلاخ سے بیگھی ہوئی اون کھینچی جاتی ہے، وہ اسے پکڑ کر ایك لمحہ بھی اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا فورا اسے اس ٹاٹ کے کھردرے کفن میں رکھ لیتا ہے اور اس سے زمین پر موجود سب سے برے مردار کی تعفن جیسی بو خارج ہوتی ہے، وہ اسے لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں اور جس فرشتے کے پاس سے بھی گزرتے ہیں تو وہ کہتے یہ کسی کی خبیث اور گندی روح ہے، تو وہ کہتے ہیں فلاں شخص سب سے برا نام جو اسے دنیا میں دیا جاتا تھا، حتی کہ وہ آسمان دنیا تك جاتے ہیں اور دروازہ کھولنے کا کہتے ہیں تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جاتا.

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ان کے لیے آسمان کے لیے دروازے نہیں کھولے جائینگے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہونگے حتی کہ اونٹ سوئی کے نکے میں داخل ہو جائے .

اللہ سبحانہ و تعالی کہتے ہیں: اس کی کتاب نچلی زمین سجین میں لکھ دو، تو اس کی روح کو پھینك دیا جاتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرك کرتا ہے گویا وہ آسمان سے گرا اور اسے پرندے اچك لے جائیں یا پھر اسے ہوا کسی دور جگہ پھینك دے .

تو اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے آ کر اسے بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: تیرا رب کون ہے ؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے میں تو جانتا ہی نہیں، وہ دونوں فرشتے اسے کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے ؟ وہ

جواب دیتا ہے ہائے مجھے تو علم نہیں، وہ فرشتے اسے کہتے ہیں: وہ شخص جو تمہارے اندر مبعوث کیا گیا وہ کون ہے ؟ تو وہ جواب دیتا ہے ہائے مجھے تو معلوم ہی نہیں.

آسمان سے منادی کرنے والے کی آواز آتی ہے اس نے جھوٹ بولا ہے، اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو، اور اس کے لیے آگ کی جانب دروازہ کھول دو تو وہاں سے اس کی گرمی اور لو آتی ہے اور اس کی قبر اس پر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں آپ میں مل جاتی ہیں.

اور اس کے پاس بری ترین شکل اور تعفن شدہ لباس میں ایك شخص آ کر کہتا ہے: اس خبر کو سنو جو تمہیں بری لگتی ہے یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، تو وہ کہتا تم کون ہو، تیرا چہرہ ہی ایسا ہے جس سےبرائی ٹپك رہی ہے وہ جواب دیتا ہے میں تیرے برے اعمال ہوں، تو وہ کہتا ہے اے رب قیامت قائم نہ کرنا "

مسند احمد حدیث نمبر (18557) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (1676) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .